إِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا

مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے

How To Communicate?

(Interlink With Seerah)

Booklet for Beginners

Compiled by T & D Department
S.E.F

INDEX

Sr.	Chapter No.	Chapter Name	Page No.
1	1	Introduction	2
2	2	Communication Skills	5
3	3	Subject Grip	10
4	4	Direct Communication	12
5	5	Indirect Communication	16
6	6	Social Genius	19
7	7	Motivation	24
8	8	A True Learner	26
9	9	Progressive Attitude	27
10	10	Thinks Where I Am	28

How To Communicate?

Introduction

اس تحریر کو اس لیے لکھا جا رہا ہے کہ ٹیچرز آسانی کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھ سکیں اور ان ذمہ داریوں کو آپ ﷺ کی مبارک سنت کے مطابق گزار سکیں۔ یعنی اس انداز میں بچوں کی تربیت کریں جس انداز میں آپ نبی اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ کی خدمت فرمائی۔ آپ ﷺ کے مبارک انداز کے مطابق ٹیچرز کا اپنے بچوں کی تربیت کرنا ہی ٹیچنگ کا حق ہے۔ جس کو ادا کرنا ہر ٹیچر کی ذمہ داری ہے۔

نیت کیا ہونی چاہیے؟

1۔ ٹیچنگ کا حق ادا کر سکوں۔

2۔ سنت مبارکہ کے مطابق ٹیچنگ کر سکوں۔

3۔ ٹیچنگ کا سنت طریقہ / انداز دوسرے ٹیچرز کو سمجھا سکوں۔

4۔ سٹوڈنٹس کو عقائد، عبادات، اخلاقیات اور عصری علوم (فنون) کے حوالے سے بہترین انداز میں تیار کر سکوں۔

5۔ معاشرے کی اصلاح میں بنیادی کردار ادا کر سکوں۔

نوٹ (اس تحریر کو پڑھنے کے لیے ان تمام خصوصیات کا ہونا ضروری ہے)

ایک ٹیچر کے اندر ان تمام خصوصیات کا ہونا لازمی ہے جن کو آگے ذکر کیا جائے گا۔ ان خصوصیات کو سیکھے اور سمجھے بغیر ٹیچنگ کا حق ادا نہیں کیا جا سکتا۔

PROFESSIONAL TEACHER= Vision +Time Management + Sleep management+ Leadership Quality+ Planning+ D.M.R's + Communication Skills

1۔ وژن:

"مستقبل کی وہ تصویر جو آپ دیکھنا چاہتے ہیں وژن کہلاتی ہے"

اگر ایک ٹیچر اس خصوصیت سے خالی ہے تو وہ اپنے ن سٹوڈنٹس میں بھی وژنری لوگ پیدا نہیں کرے گا کیونکہ اس کو خود اس بات کا فہم وادراک نہیں ہے۔ مستقبل کا لائحہ عمل (وژن) تیار کرنا تو آپ ﷺ کی سنت بھی ہے۔

مثال:

آپ ﷺ نے اپنی ہر بات اور علم و عمل کو اپنے صحابہ کے ذریعے محفوظ کروایا کیونکہ آپ ﷺ کے وژن میں یہ بات تھی کہ قیامت تک لوگوں کی راہنمائی کی جا سکے۔

(VISION= Correct + Attainable + Independent of Time)

2۔ وقت کی منظم تقسیم (Strategic Time Management)

"اپنے ہر کام کو وقت کی قید (میعاد) میں لا کر منظم طریقے سے وقت پر کرنا وقت کی منظم تقسیم کہلاتا ہے"

یہ ٹیچرز کی خصوصیت میں سے ایک اہم اور بنیادی خصوصیت ہے اس کے سیکھے بغیر ٹیچر اپنے کسی کام کو بھی وقت پر نہیں کر سکتا جس کی وجہ سے ٹیچنگ میں مسائل اور مشکلات آ سکتی ہیں۔

دنیا میں بڑے نام وہی ہیں جو وقت کو منظم طریقے سے استعمال کرتے ہیں یہی ان کا کامیابی کا ایک اہم راز بھی ہے جو عام لوگ نہیں سمجھ پاتے۔ ہر ٹیچر کو چاہئے کہ اس سکل کو سیکھے۔

مثال:

آپ ﷺ نے دن کو مختلف حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا اور ہر کام کے لیے وقت مخصوص تھا اسی وقت وہ کام سرانجام دیتے تھے۔

3۔ سلیپ مینیجمنٹ (Sleep Management)

"جسم کی ضرورت کے مطابق کوالٹی سلیپ لینے کا کوالٹی مینیجمنٹ کہتے ہیں"

ایک پروفیشنل ٹیچر کے لیے اس سکل کو سیکھنا ھی نہایت ضروری ہے تاکہ فریش اور ایکٹو() ہو کر ٹیچنگ کر سکے۔ سلیپ کو مینیج کیے بغیر کوالٹی ٹیچنگ نہیں ہو سکتی۔

مثال:

آپ ﷺ رات کو کوالٹی سلیپ لیتے اور دن کو قیلولہ فرماتے تھے سلیپ کو مینیج کرنے کے لیے

4۔ لیڈرشپ کوالٹی (Leadership Quality)

"لوگوں کی صلاحیت کے مطابق ان کو استعمال کرنا لیڈرشپ کوالٹی کہلاتا ہے"

ٹیچنگ کے لیے یہ کوالٹی بہت اہم ہے کیونکہ اگر ٹیچر کے پاس لیڈر شپ کی صلاحیت ہو گی تو وہ سٹوڈنٹس سے ان کے مزاج کے مطابق کام لے سکے گا اور ان میں باہمی اتفاق و اتحاد اور نظم و ضبط کو قائم کر سکے گا ورنہ ٹیچر کے لیے تمام طلبہ کو ان کے مقاصد کے حصول کے لیے تیار کرنا ممکن نہیں ہو سکے گا۔

مثال:

غزوہ خندق میں آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کو موٹیویٹ رکھنے، اتفاق و اتحاد اور نظم کو بہترین طریقے سے چلانے کے لیے خود صحابہ کے ساتھ مل کر کام کیا اور پیٹ مبارک پر پتھر بھی باندھے۔

5۔ منصوبہ بندی(Planning)

"کسی بھی کام یا پروجیکٹ کو تکمیل تک پہنچانے کے لیے جو لائحہ عمل تیار کیا جاتا ہے اسے منصوبہ بندی کہتے ہیں"

پلاننگ پروفیشنل ٹیچر کی بنیادی خصوصیات ہے اس کو سیکھ کر ہی ایک ٹیچر اپنے سٹوڈنٹس کو معاشرے کا بہترین فرد بنا سکتا ہے کیونکہ پلاننگ کے بغیر ٹیچر اپنے طلبہ کے عقائد، عبادات، اخلاقیات اور عصری علوم (فنون) کے حوالے سے مکمل طور پر تیار نہیں کر سکتا۔

مثال:

غزوہ خندق میں دشمن کی تعداد زیادہ تھی اور دشمن طاقت میں تھا اور مقابلہ بھی کرنا تھا تو آپ ﷺ نے پلاننگ کی اور ایک بہترین منصوبے کے تحت خندق کھودی اور دشمن کا مقابلہ کر کے اس کو شکست دی۔

6۔(D.M.R's)صوابدیدی ذہنی صلاحیت

"اپنی مرضی اور کوشش سے اپنے رویے اور عادات کو بنانا صوابدیدی ذہنی صلاحیت کہلاتا ہے"

ٹیچنگ کے لیے اس فن کا علم ہونا بھی ضروری ہے کیونکہ اس کے ذریعے سے ٹیچر اپنے سٹوڈنٹس کی عادات، شوق، رویے اور سوچ پر بحث کر کے ان کو تبدیل کر سکتا ہے۔

مثال:

آپ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اس نے کہا میں مختلف گناہ کرتا ہوں عادی ہو چکا ہوں۔ لیکن میں آپ ﷺ کے فرمانے پر ایک گناہ چھوڑ سکتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا" جھوٹ چھوڑ دو"۔ جھوٹ چھوڑنے سے اس کے سارے گناہ خود بخود چھوٹ گئے۔

7۔ بات پہنچانے کا فن(Communication Skills)

"کسی بھی بات یا نظریے کو اس طریقے اور انداز سے بتانا کہ سننے والا ساری بات سمجھ جائے کمیونیکیشن سکلز کہلاتا ہے"

Communication Skills

i۔ موضوع پر مہارت	Subject Grip
ii۔ سماجی ذہانت	Social Genius
iii۔ ابھارنا	Motivation
iv۔ بلاواسطہ بات پہنچانا	Direct Communication
v۔ بلواسطہ بات پہنچانا	Indirect Communication
vi۔ آگے بڑھنے والا رویہ	Progressive Attitude (Teachers)
vii۔ سیکھنے والا رویہ	Learning Attitude (Teachers)

نوٹ:

یہ وہ تمام خصوصیات ہیں جو کم از کم ٹیچر کے لیے ناگزیر/ضروری ہیں ان کو سیکھے اور سمجھے بغیر ٹیچنگ کرنا ناممکن ہے۔

ٹیچر کی تعریف:

"ٹیچر اس کو کہتے ہیں جو سیکھنے والوں کو ان کے مقصد کے حصول تک ابھارے رکھتا ہے"

ٹیچنگ کے شعبے کی اہمیت:

اس شعبے کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا؛

انما بعثت معلما

مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔

آپ ﷺ نے اپنی نسبت کسی دوسرے شعبے کی طرف نہیں فرمائی بلکہ ٹیچنگ کے شعبے کی طرف فرمائی اس لیے ٹیچنگ کا شعبہ بہت بڑا اور اہم شعبہ ہے۔ جتنا بڑا عہدہ ہوتا ہے اس کے مطابق ہی اس کے حقوق ہوتے ہیں۔ اگر اس شعبے سے منسلک ہو کر اس شعبے کے حقوق ادا نہ کیے جائیں تو یہ اس شعبے کے ساتھ بھی ظلم/ناانصافی ہے اور یہ اپنے ساتھ بھی ظلم/ناانصافی ہے۔

کسی بھی معاشرے کی ترجیحات اس معاشرے کے ٹیچرز کی ترجیحات کے ساتھ منسلک ہوتی ہیں۔ جو ترجیحات ٹیچرز کی ہوں گی وہی ترجیحات اس معاشرے کے لوگوں کی ہوں گی کیونکہ ان سب کو تربیت دینے والا ٹیچر ہے۔ ٹیچر اگر نظریاتی ہے تو معاشرے میں نظریاتی لوگ پیدا ہوں گے۔ ٹیچر کی مثبت محنت معاشرے میں مثبت رجحان پیدا کرتی ہے۔ اسی طرح ٹیچر کی منفی محنت معاشرے میں منفی رجحان پیدا کرتی ہے۔ کیونکہ معاشرے کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو ٹیچر تیار کر رہا ہے۔ کسی بھی معاشرے میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت اس معاشرے کے نوجوان رکھتے ہیں۔ ٹیچر ان نوجوانوں کے لیے رول ماڈل کی حیثیت رکھتا ہے۔ ایک مثال آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

"بنگلہ دیش کے ہندو ٹیچرز نے مسلمان نوجوانوں کو تیار کیا اور پاکستان سے علیحدگی کی

تحریک میں شامل کر کے اس تحریک کو اس تحریک کو افرادی قوت پیدا کی"

نوٹ:

"اس دنیا میں سب سے مضبوط تعلق وہی ہے جو نظریے کی بنیاد پر قائم ہو"

جو ٹیچرز سٹوڈنٹس کے ساتھ نظریے کی بنیاد پر تعلق بناتے ہیں وہی ٹیچرز کامیاب رہتے ہیں اور معاشرے میں اپنا مقام پیدا کرتے ہیں۔

انسان نظریے کے لیے ہر طرح کی قربانی دینے کے لیے تیار ہو جاتا ہے جبکہ نظریے کے لیے خون کے رشتے بھی قربان کر دیے جاتے ہیں۔ انسانی تاریخ میں جتنی بھی جنگیں ہوئیں ان میں سب سے زیادہ نقصان ان جنگوں میں ہوا جو نظریے کی بنیاد پر لڑی گئیں۔

سائنس دان کو تیار کرنے والا بھی ٹیچر ہوتا ہے اور ایک لیڈر کو تیار کرنے والا بھی ٹیچر ہی ہوتا ہے۔ انسان میں محنت اور کوشش کی خواہش ہے ٹیچر کا کام بس اتنا ہے کہ اس کوشش کو درست سمت دے، اس قوت اور محنت کو درست ڈائریکشن دے تاکہ اس کا نتیجہ معاشرے کی فلاح اور ترقی کی صورت میں سامنے آئے۔

کیا ٹیچنگ کے لیے لائسنس کی ضرورت ہے؟

اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ٹیچنگ کے شعبے کو مشکل بنا دیا جائے بلکہ اس کا اصل مقصد اہل، قابل اور اس شعبے کی حساسیت کو سمجھنے والے لوگوں کو آگے لانا ہے جس کے دوررس نتائج برآمد ہوں گے۔ کیونکہ کسی بھی ملک میں کوئی بھی کام شروع کرنے سے پہلے اس کام کی اہلیت کو ثابت کرنا پڑتا ہے اور اگر اس کام کی اہلیت ثابت نہ ہو سکے تو حکومت ایسے شخص کو وہ کام شروع کرنے کی اجازت نہیں دیتی جب تک وہ شخص اس کام کا اہل نہ ہو جائے۔

مثلاً ایک شخص گاڑی چلانا چاہتا ہے مگر چلانی ہیں آتی تو اس کو ڈرائیونگ لائسنس نہیں دیا جاتا تا کہ یہ شخص اپنے نقصان کے ساتھ ساتھ دوسروں کا نقصان بھی نہ کر دے۔ اور اگر پھر بھی وہ چلائے تو قانون حرکت میں آتا ہے اور اسے جرمانے کی صورت میں سزا دی جاتی ہے۔ اگر دوسرے کی غلطی کی وجہ سے حادثہ ہو جائے اور اس کے پاس ڈرائیونگ لائسنس نہ ہو تو مجرم یہی ٹھہرے گا۔

جن بھی کاموں کے لیے لائسنس دیے جاتے ہیں ان میں اگر بے احتیاطی ہو جائے تو جان کے نقصان کا خطرہ ہے لیکن ٹیچنگ کے کام میں اگر بے احتیاطی ہو جائے تو نظریات کا مسئلہ ہے اور نظریہ ایسی چیز ہے جس کے لیے جان، عزت، مال، ملک غرضیکہ سب کچھ قربان کیا جا سکتا ہے لیکن نظریے کو قربان نہیں کیا جا سکتا۔

مثلاً فوجی کو اس وقت ہی میدان میں اتارا جاتا ہے جب وہ اپنی تربیت (Training) مکمل کر لیتا ہے۔ اس سے پہلے اسے میدان جنگ میں اترنے کی اجازت نہیں ہوتی کیونکہ اگر وہ تربیت مکمل کیے بغیر میدان میں اترے گا تو اپنے ساتھ اپنی فوج کا بھی نقصان کرے گا۔ ٹیچنگ کے شعبے میں اہل لوگوں کے نہ آنے کی وجہ سے تمام شعبوں میں لوگ خدمت کے نظریے سے نہیں بلکہ تجارت کی نیت سے آ رہے ہیں۔ ڈاکٹر کی کوشش ہوتی ہے کہ مریض زیادہ ہوں، وکیل کی کوشش ہوتی ہے کہ مسائل زیادہ ہوں، دوکاندار کی کوشش ہے کہ ضروریات زیادہ ہوں، پولیس کی کوشش ہے مجرم زیادہ ہوں۔ یہ سب اس لیے کیونکہ آج کل ٹیچرز کی کوشش ہوتی ہے کہ سٹوڈنٹس زیادہ ہوں تاکہ زیادہ سے زیادہ مال کمایا جا سکے۔

<u>ٹیچر کا رول:</u>

سٹوڈنٹس کو بنانے یا بگاڑنے میں ٹیچر کا بڑا اہم کردار ہے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے خالی برتن ہو اور آپ اس میں کچھ ڈال دیں تو جب آپ نکالیں گے تو وہی نکلے گے جو آپ نے ڈالا تھا۔

<u>دوسری مثال:</u>

مائع کو جب سانچے میں ڈالا جاتا ہے تو وہ مائع وہی شکل اختیار کر لیتا ہے جیسا سانچہ تھا۔ اس لیے سٹوڈنٹس ویسا ہی بنتا ہے جیسا ٹیچر اسے بناتا ہے۔ اگر ٹیچر بھی اسے شیپ (Shape) نہ دے تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے جنگل میں کچھ پودے خود بخود اگ جاتے ہیں۔ ان کی دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے یا تو وہ مرجھا جاتے ہیں یا اپنی مرضی / انداز میں شیپ (Shape) لے لیتے ہیں۔

<u>سٹوڈنٹس کہاں سے سیکھتا ہے؟</u>

سٹوڈنٹس (بچہ) تین جگہوں سے سیکھتا ہے۔

1۔ گھر (والدین، بہن، بھائی)

2۔ ادارہ، سکول، کالج، (ٹیچرز۔ ماحول، نصاب)

3۔ سوسائٹی (دوست، محلے دار، ہمسائے، میڈیا)

اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے ایک ٹینکی ہو اس میں پانی ڈالنے کے تین راستے ہوں۔ ٹینکی کا پانی اسی وقت تک صاف رہے گا جب تک تینوں راستوں سے صاف پانی اندر جاتا رہے گا۔ اگر کسی ایک راستے سے بھی گندہ پانی اندر چلا گیا تو ساری ٹینکی گندی ہو جائے گی۔

اسی طرح اگر صرف گھر اور ادارہ درست سمت کی طرف لے کر جا رہے ہیں لیکن سوسائٹی کے منفی اثر سے محفوظ نہیں ہوا تو مکمل تربیت ممکن نہیں ہے۔

1۔ گھر میں بچہ کیسے سیکھتا ہے؟

گھر میں بچہ ماں باپ، بہن بھائی سب سے سیکھ رہا ہوتا ہے۔ گھر والوں کی باتیں، الفاظ، رویے، لہجے، انداز، افعال اور اعمال ہر چیز کو اپنے لاشعور (Subconscious) میں محفوظ (store) کر رہا ہوتا ہے۔ مثلاً اگر گھر میں سب لوگ اونچا بولتے ہیں تو یہ بچہ بھی اونچا بولے گا۔

2۔ ادارے میں بچہ کیسے سیکھتا ہے؟

ادارے میں بچہ تین جگہوں سے سیکھ رہا ہوتا ہے۔

i۔ ٹیچرز　　　ii۔ ماحول　　　iii۔ نصاب

i۔ ٹیچرز:

اگر تمام ٹیچرز جو بچے کو پڑھاتے ہیں ایک ہی شیپ (Shape) نہیں دے رہے تو پھر بھی بچے کی گرومنگ اچھے طریقے سے نہیں ہو سکتی۔

مثلاً ایک ٹیچر کہتا ہے کہ صرف دنیا کی محنت کرنی ہے تو بچہ کنفیوز ہو جائے گا اور کوئی بھی فیصلہ اعتماد کے ساتھ نہیں کر پائے گا۔

ii۔ ماحول:

ادارے کا ماحول بھی بچے کی تربیت اور ذہن سازی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اگر ماحول Co-education ہے بچے کی تربیت کسی اور انداز میں ہو گیا اور اگر علیحدہ علیحدہ Separate ماحول ہے تو بچے کی تربیت کسی اور انداز سے ہو گی۔ ادارے میں اگر ڈانس یا میوزک کلاس ہوتی ہے تو تربیت مختلف ہے اور اگر قرآن کلاس ہے تو تربیت مختلف ہے۔

iii۔نصاب:

نصاب بچوں کے نظریات اور ذہنی نشو نما میں مرکزی کردار ادا کرتا ہے۔ نصاب میں موجود کہانیاں، قصے، مثالیں اور واقعات براہ راست بچے کے سوچنے کے انداز کو متاثر کرتے ہیں۔ اگر آپ نے کسی بھی قوم کے نوجوانوں کے نظریات کی پختگی دیکھنی ہو تو با آسانی ان کے نصاب سے اندازہ لگا سکتے ہیں۔

3۔ سوسائٹی:

بچے کے کردار سازی میں ہماری سوسائٹی بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ بچی سوسائٹی سے شعوری اور لاشعوری دونوں طریقوں سے سیکھ رہا ہوتا ہے۔ سوسائٹی کن کن ذریعوں سے تربیت کرتی ہے، چند درج ذیل ہیں۔

i۔ دوست　　ii۔ میڈیا　　iii۔ محلے دار　　iv۔ پڑوسی　　v۔ ٹرینڈز(Trends)

اگر آپ بچے کی تربیت اپنے وژن(Vision) کے مطابق چاہتے ہیں تو لازمی طور پر بچے کی سوسائٹی پر نظر رکھیں۔ مثلاً اگر آپ سٹوڈنٹس کو رائٹ ڈائریکشن(Right Direction) میں لے کر جانا چاہتے ہیں لیکن سوسائٹی سے لیفٹ ڈائریکشن(Left Direction) لے رہا ہے تو ممکن ہے کہ آپ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکیں اور اگر ہوں گے تو وقت اور محنت زیادہ لگے گی۔

وہ خصوصیات جن کا ڈائریکٹ(Direct) تعلق ٹیچرز کے ساتھ ہے ان کی تفصیلات درج ذیل ہے۔

1۔ موضوع پہ مہارت (Subject Grip)

اس میں تین چیزیں آتی ہیں۔

i۔Completeness

ii۔Consciousness

iii۔concreteness

ٹیچر کے لیے موضوع پر مہارت کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ اگر ٹیچر کے Concept کلیئر نہیں ہوں گے تو سٹوڈنس کے Concept بھی کلیئر نہیں ہوں گے۔

مثلاً اگر ایک Concept ٹیچر کو 100٪ کلیئر ہے تو وہ جب سٹوڈنٹس کو پڑھائے گا تو انہیں 80٪ یا 90٪ فیصد تک سمجھ آئے گی۔ لیکن اگر ٹیچر کا Concept ہی 100٪ کلیئر نہیں ہے تو سٹوڈنٹس کیا سمجھ پائیں گے۔

ٹیچر جو بھی Concept دے اسے اس آسان انداز میں مثالوں کے ساتھ پڑھائے کہ اس کی بات مکمل بھی ہو، جامع بھی ہو اور مضبوط بھی ہو۔ (اعتراض نہ ہو سکے)

Points to grip on Students:

i. Learn from Experts

ii. Delivered to relevant people

iii. Practice (Repetition)

iv. Real case studies about your subjects

یہ چار کام اگر آپ نے کر لیے تو آپ کی موضوع پر بہترین گرپ (Grip) ہو جائے گی۔

نوٹ:

"دس ہزار (10000) خالص گھنٹے (Quality Time) اگر آپ نے اپنے کام / موضوع کو دے دیے تو آپ اس کے ماہر بن جائیں گے"

مثال (Completeness)

ایک یہودی نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ بہترین جگہ کونسی ہے تو آپ ﷺ نے جواب میں بہترین اور بدترین دونوں جگہوں کی نشاندہی فرمادی۔

فرمایا:"بدترین مقامات بازار اور بہترین مقامات مساجد ہیں"

مشکوۃ شریف جلد1،(1702)

مثال (Consciousness)

تمام اعمال کی قبولیت کی بنیاد کو سمجھانے کے لیے آپ ﷺ نے چند الفاظ میںConcept سمجھادیا۔ فرمایا

" اعمال کادارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی وہ نیت کرے گا" صحیح بخاری(6953)

مثال(Concreteness)

آپ ﷺ نے فرمایا:

"اللہ تعالی پسند کرتے ہیں کہ جب بھی کوئی کسی کام کو کرے تو اس کو کمال درجہ تک پہنچا کر کرے" طبرانی(2032)

کسی کام کو کمال درجہ تک لے جاکر کرنا ہی(Concreteness) ہے کیونکہ جب کمال درجے کو پہنچتا ہے تو اس کے فلوز(Flows) ختم ہو جاتے ہیں۔

2۔ بلاواسطہ ابلاغ (Direct Communication)

وہ ابلاغ جو کسی قسم کے واسطے کو استعمال کیے بغیر کیا جاتا ہے۔ اس طرح کے ابلاغ کے دو بڑے طریقے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

i۔ الفاظ کے ذریعے ابلاغ (Communication by Words)

ii۔ اشاروں کے ذریعے ابلاغ (Communication by Actions)

i۔ الفاظ کے ذریعے ابلاغ (Communication by Words)

i. Bird's Eye View

"اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے کسی بات کو اجمالا بیان کرنا پھر اس کی تفصیل بیان کرنا"

مثال:

آپ ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا اس کی تعریف کی گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "واجب ہو گئی، واجب ہو گئی، واجب ہو گئی"

اس کے بعد ایک اور جنازہ گزرا اس کی برائی کی گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "واجب ہو گئی، واجب ہو گئی، واجب ہو گئی"

اس پر آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ اس کا کیا مطلب ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا

"جس کی تعریف کی گئی اس پر جنت واجب ہو گئی اور جس کی برائی کی گئی اس پر جہنم واجب ہو گئی"

ii۔ بات کو دہرانا (Repetition)

اس کا مطلب ہے کہ ایک بات یا (concept) کو سمجھانے کے لیے ایک بار سے زیادہ مرتبہ بات کو دہرانا تاکہ سننے والا آسانی سے سمجھ سکے۔

مثال:

"حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب بات فرماتے تو ایک بات تین مرتبہ دہراتے تاکہ خوب سمجھ آجائے"

iii۔ آواز کا اتار چڑھاؤ (Pitch of Voice)

ii۔ اشاروں کے ذریعے ابلاغ(Communication by Actions)

i.Facial Expression

ii.Eye Contact

iii.Movement of Hands

iv.Movement of body

v.Visuals

i۔ چہرے کے تاثرات(Facial Expression)

ٹیچر کے لیے ضروری ہے کہ کلاس میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت چہرے پہ مسکراھٹ رکھے اس کا بچوں پر بہت مثبت اثر پڑتا ہے۔ جب آپ مسکراتے ہیں تو ایک تحقیق کے مطابق آپ کے چہرے کے 123 مسلز حرکت کرتے ہیں۔ اگر سٹوڈنٹس سوال پوچھے تو بھی مسکراھٹ چہرے پہ رکھ کر ہی جواب دیں۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ بچوں میں سوال پوچھنے کا خوف ختم ہو جائے گا اور وہ سوال پوچھ کر زیادہ سے زیادہ سیکھنے کی کوشش کریں گے۔ اگر سٹوڈنٹس کوئی ایسی غلطی کر دے جو قابل معافی نہ ہو پھر بھی مارسے نہیں بلکہ چہرے کے تاثرات اور لہجے کو تھوڑا تبدیل کر کے اسے سمجھایا جاسکتا ہے تا کہ وہ آئندہ ایسا عمل نہ کرے۔

مثال:

حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے: صحیح بخاری(3852)

"ایک صحابی نے مشرکین کی طرف سے ملنے والی تکالیف کا ذکر کیا تو آپ ﷺ کا چہرہ مبارک غصے سے سرخ ہو گیا

اور فرمایا تم سے پہلے لوگوں کو دین کی وجہ سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جاتا تھا لیکن وہ دین سے نہ ہٹے"

ii۔ آنکھوں کے ذریعے ابلاغ(Eye Contact)

ایک ٹیچر کے لیے اس سکل کا جاننا بہت ضروری ہے کیونکہ اگر ٹیچر کا Eye Contact نہیں ہے تو کلاس کے تمام بچوں کے چہروں کو پڑھ کر اندازہ نہیں لگا سکتا کہ کس کو کتنی بات سمجھ آئی ہے اور کس کو بالکل بات سمجھ نہیں آئی۔ اس سکل کے ذریعے سے ٹیچر تمام بچوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کروا سکتا ہے۔ Eye Contact سے ٹیچر کی توجہ کا بھی اندازہ ہو جاتا ہے کہ وہ کتنا کلاس میں Involve ہے۔

مثال:

"جب نبی اکرم ﷺ کسی پر ناراض ہوتے تو اس سے منہ پھیر لیتے اور بے توجہی فرماتے

یادرگزر فرماتے اور جب خوش ہوتے تو حیا کی وجہ سے آنکھیں گویا بند فرما لیتے"

iii۔ہاتھوں کے استعمال کے ذریعے ابلاغ(Movement of Hands)

ہاتھوں کا استعمال بھی بات کو سمجھانے میں بہت معاون ثابت ہوتا ہے اور کافی حد تک بات اس کے ذریعے سے سمجھائی جاسکتی ہے۔ لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ الفاظ اور ہاتھوں کے استعمال (اشاروں) میں یکسانیت ہو ورنہ اس کا بہت برا اثر پڑتا ہے سننے والوں پر۔ جیسے الفاظ ہوں ویسا ہی ہاتھوں کے ذریعے (Action) ہوتا کہ سننے والا بات کو سمجھنے میں ہاتھ کے اشاروں سے مدد لے سکے۔

مثال:

آپ ﷺ نے فرمایا:

"مومن مومن کے لیے عمارت کی طرح ہے اس کا ہو ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط کرتا ہے

پھر آپ ﷺ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں" (صحیح بخاری)

iii. جسم کے ذریعے ابلاغ(Movement by Body)

ایک ٹیچر کے لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ ابلاغ کے لیے باڈی کا استعمال کیسے کرنا چاہئے کیونکہ باڈی ایکشن بات کو سمجھانے میں بہت اہم اور مرکزی کردار ادا کرتے ہیں۔ سٹوڈنٹ آپ کے الفاظ کو سن کر آپ کی باڈی لینگویج کو دیکھ رہا ہوتا ہے کہ کس بات کو کس انداز سے بتایا جارہا ہے۔ سٹوڈنٹس کو فوکس اور ایکٹو رکھنے کے لیے باڈی لینگویج بہت ضروری ہے۔

مثال:

"آپ ﷺ جب بھی کسی سے گفتگو فرماتے تو چہرہ مبارک ہی نہیں بلکہ پورا جسم اس کی طرف پھیر لیتے تھے

جس سے بات سننے والا متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا"

v. خاکہ بنا کر ابلاغ (Visuals)

Visuals بنا کر کسی بات یا Concepts کو سمجھانا بہت آسان ہے کیونکہ اس کے ذریعے سے بات ذہن نشین ہو جاتی ہے۔ آج کے دور میں بچوں سے لے کر بڑوں تک بات کو سمجھانے کے لیے یہی طریقہ استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس طریقے سے کم وقت اور الفاظ کے ساتھ زیادہ اور لمبے عرصے کے لیے بات سمجھائی جا سکتی ہے۔

مثال:

"آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اپنے سامنے ایک لکیر کھینچی اور ارشاد فرمایا" یہ اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے"

آپ ﷺ نے دو لکیریں اس کے دائیں اور دو لکیریں بائیں کھینچی اور فرمایا یہ شیطان کے راستے ہیں"

Indirect Communication

i.Confidence

ii.Power dress (Color Selection)

iii.Moral values

iv.Cleanness (internal & external)

لاشعور کو ابلاغ (Communication by Sub Conscious)

انسان کا دماغ دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے ایک شعور اور دوسرا لاشعور۔ ان دونوں کی تقسیم اس طرح ہے کہ دماغ کا دس فیصد حصہ شعوری ہے اور 90 فیصد لاشعوری ہے۔ دماغ کے لاشعوری حصے کو ہم اس وقت تک Communicate نہیں کر سکتے جب تک ہم اس بات کو سمجھ نہ لیں کہ وہ حصہ کام کیسے کرتا ہے اور بات کو کیسے محسوس کرتا ہے یا سمجھتا ہے۔

نوٹ: اس کے لیے D.M.R's کا مطالعہ کریں۔

خود اعتمادی (Confidence)

ٹیچر کی خود اعتمادی بچوں / سٹوڈنٹس کے لاشعور پر اثر انداز ہوتی ہے ٹیچر جتنا خود اعتماد ہو گا سٹوڈنٹس اتنا اچھے انداز سے بات کو سمجھیں گے اور موضوع پر ان کی گرفت (Grip) زیادہ ہو گی۔ لیکن خود اعتمادی پڑھانے کے لیے ضروری ہے کہ ٹیچر کے پاس (Subject Grip) ہو۔ جتنی (Subject Grip) زیادہ ہو گی اتنا ہی (Confidence) زیادہ ہو گا۔

مثال:

آپ ﷺ نے مشرکین مکہ کو صفا پہاڑی کے قریب جمع کیا اور پہاڑی پر چڑھ کر ان کو دعوت اسلام دی حالانکہ وہ آپ ﷺ کے جانی دشمن تھے۔

(سیرت النبی ﷺ)

لباس کے ذریعے ابلاغ (Power Dress)

انسان کی شخصیت کا سب سے پہلے اندازہ اس کے لباس سے ہوتا ہے۔ کیونکہ لباس انسان کی ذہنی صحت، نظریات اور سوچ کی ترجمانی کرتا ہے

ٹیچر کا لباس سٹوڈنٹس کے لاشعور پر اثر انداز ہوتا ہے اس لیے ٹیچر کو چاہیے کہ وہ ایسا لباس استعمال کرے جو سٹوڈنٹس کو نظریاتی، ذہنی اور مذہبی طور پر بھی مضبوط کرے اور اخلاقی تربیت کا بھی باعث بنے۔

مثال:

"آپ ﷺ کے پاس سب سے پسندیدہ کپڑا قمیص تھا"

اخلاقیات (Moral Values)

ایک ٹیچر کی اخلاقی اقدار سٹوڈنٹس کے لاشعور کو بہت متاثر کرتی ہیں۔ اگر ٹیچر ہر وقت غصے میں رہتا ہے تو سٹوڈنٹس اس کا بھی اثر لیں گے اور اگر ٹیچر ہر وقت مزاح کرتا ہے تو سٹوڈنٹس پر اس کا بھی منفی اثر پڑتا ہے۔ اگر ٹیچر طلباء کے سامنے جھوٹ بولے گا، غیر اخلاقی رویہ اختیار کرے گا تو طلباء پر اس کا ویسا ہی اثر پڑے گا۔ ہم جیسا رویہ / مزاج بچوں سے چاہتے ہیں پہلے خود اس پر عمل کر کے بچوں کو دکھائیں گے تو وہ اس قابل ہوں گے کہ ویسا مزاج اپنا سکیں۔ اس سکل کو سیکھنا اور عمل کرنا بہت ضروری ہے کیونکہ ہمارے معاشرے میں سب سے بڑا مسئلہ / اخلاقیات کا ہی ہے۔

مثال:

آپ ﷺ سے سوال کیا گیا لوگوں میں سے بہترین کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا "جس کا اخلاق سب سے اچھا ہے"

ٹیچر کو چاہیے کہ کلاس میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت چہرے پر مسکراہٹ رکھے۔

4۔ صفائی ستھرائی (Cleanness)

ایک پروفیشنل ٹیچر کو اس بات کا لازمی خیال رکھنا چاہیے کہ اس کا ظاہر اور باطن دونوں پاک اور صاف رہیں کیونکہ ٹیچر کی ظاہری اور باطنی صفائی دونوں سٹوڈنٹس کے لاشعور کو متاثر کرتی ہیں۔ اگر ٹیچر صفائی ستھرائی کا خیال رکھے گا تو سٹوڈنٹس میں خود بخود یہ شعور اور شوق پیدا ہو گا کہ وہ صاف رہیں۔ ظاہر باطن پر اثر کرتا ہے۔ ظاہری صفائی باطن کو صاف کرنے میں مدد دیتی ہے اور ظاہری گندگی باطن کو بھی متاثر کرتی ہے۔

ظاہری صفائی (External Cleanness)

اس کا مطلب ہے کہ ٹیچر کا لباس صاف ہو، جسم صاف ہو، جوتے صاف ہوں، جس جگہ اس نے بیٹھنا ہے وہ جگہ صاف ہو، جو چیز ٹیچر کلاس میں استعمال کرے وہ صاف ہو۔ ٹیچر کا یہ عمل اور عادت ٹیچر سٹوڈنٹس میں خود بخود بغیر بتائے منتقل ہو جائیں گی اور ان کے دلوں میں ٹیچر کی محبت اور ادب بڑھے گا۔

مفہوم: "طہارت ایمان کا حصہ ہے" (رواہ مسلم)

باطنی صفائی(Internal Cleanness)

ٹیچر کے لیے باطن کو صاف رکھنا ظاہر کو صاف رکھنے سے زیادہ اہم اور ضروری ہے کیونکہ باطن کی صفائی ظاہر کی صفائی سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔اس کا اثر ٹیچر کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے۔"اگر ٹیچر نیک ہے تو کلاس نیکی پر آئے گی اسی طرح اگر ٹیچر نیک نہیں کلاس نیکی پہ بھی نہیں آئے گی"

ٹیچر کے باطن کا اثر اس کے الفاظ کے ذریعے (بچوں) سٹوڈنٹس کے باطن پر پڑے گا۔باطن کی صفائی سے مراد ہے کہ ٹیچر میں اخلاقی اور روحانی بیماریاں نہ ہوں۔

مثلا: ناشکری جھوٹ، حسد، چغلی، غیبت، خیانت، تکبر وغیرہ

ایک پروفیشنل اور اچھے ٹیچر کو ان تمام بری عادات سے دور رہنا چاہیے۔

سماجی ذہانت (Social Genius)

تعریف:"سننے والوں کی ذہنی سطح کو سمجھ کر الفاظ کا استعمال کرنا/ ذہنی سطح کے مطابق بات کرنا سماجی ذہانت کہلاتا ہے"

اس کے تحت کم از کم پانچ باتوں کا جاننا ضروری ہے۔

i۔ دوطرفہ ابلاغ (Two Way Communication)

ii۔ سننے والوں کی ذہنی سطح پہ آنا (Level of Audience)

iii۔ مثالوں سے سمجھانا (By Example)

iv۔ مزاح کے ذریعے سمجھانا (Using humor)

v۔ ذہنی پیچیدگی (complex)

i۔ دوطرفہ ابلاغ: (Two Way Communication)

کسی بھی طرح کے لوگوں کو بات سمجھانے کے لیے اگر اس طریقے کو استعمال کیا جائے تو بات بہت آسانی سے سمجھائی جاسکتی ہے کیونکہ اس طریقے میں ٹیچر اپنے سننے والوں کو ساتھ لے کر چلتاہے اور ان کو اپنی بات میں شامل رکھتاہے، اس کے ساتھ ساتھ سننے والوں کو بھی بولنے کا موقع دیتاہے۔

مفہوم:

"ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے صحابہ سے پوچھا: کیاتم جانتے ہو کہ اللہ کو سب سے زیادہ عمل کون سا پسند ہے؟ کسی نے نماز اور زکوٰۃ کا نام لیا اور کسی نے جہاد کو بتایا۔ لیکن نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل اللہ کے لیے کسی سے محبت یا نفرت کرنا ہے"

ii۔ سننے والے کی ذہنی سطح کے مطابق بات کرنا (Level of Audience)

اس انداز کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ سننے والا دل جمعی کے ساتھ بات کو سنتاہے اور اکتاہٹ محسوس نہیں کرتا کیونکہ بات اس کی علمی سطح کے مطابق ہو رہی ہے اگر ٹیچر سٹوڈنٹس کو کوئی بات سمجھائے تو لازمی ان کی ذہنی اور علمی سطح کو ذہن میں رکھے تاکہ سٹوڈنٹس مکمل بات کو ذہن نشین کر سکیں ورنہ مکمل فائدہ حاصل نہیں ہو گا اور جو سٹوڈنٹس کمزور ہیں وہ شاید بالکل بھی بات کو نہ سمجھ سکیں۔

مثلاً:

"ایک شخص نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے کوئی نصیحت فرمائیے اور مختصر فرمائیے تاکہ میں بھولوں نہیں۔ آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا:

"غصہ نہ کیا کرو" اور یہ جملہ بار بار فرمایا

iii۔ مثال دے کر سمجھانا (By Example)

مثال دے کر بات سمجھانے میں آسانی یہ ہوتی ہے کہ بات کم وقت اور الفاظ کے ساتھ مکمل طور پر ذہن نشین ہو جاتی ہے۔ جو ٹیچرز اس انداز کو استعمال کرتے ہیں بات سمجھانے کے لیے ان کے سٹوڈنٹس کے Concept s زیادہ کلیئر ہوتے ہیں۔

مثلاً:

مفہوم: "ایک عورت آپ ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی میری والدہ نے حج کی منت مانگی تھی لیکن حج کرنے سے پہلے ان کی وفات ہو گئی، تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر لوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

"ہاں! والدہ کی طرف سے حج کر لو۔ تم بتاؤ اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا اور تم اسے ادا کرتی تو ادا ہو جاتا؟ عورت کہنے لگی ہا ادا ہو جاتا۔ (صحیح البخاری 2581)

iv۔ مزاح کے انداز سے بات سمجھانا (Using humor)

یہ انداز بہت مقبول اور متاثر کن ہے کہ آپ اپنی بات کو مزاح کے انداز میں سمجھا دیں اور دوسرے کو محسوس بھی نہ ہو۔ یہ طریقہ ٹیچرز کے لیے بہت مفید ہوتا ہے۔ اس کے ذریعے ٹیچرز کلاس کی بوریت کو ختم کر سکتے ہیں، سٹوڈنٹس میں بات کو شوق سے سننے کا جذبہ پیدا کر سکتے ہیں، سٹوڈنٹس کو Motivate کر سکتے ہیں۔

مثال:

ایک آدمی نے آپ ﷺ سے سواری کے لیے اونٹ مانگا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا" میں تجھے اونٹنی کا بچہ دوں گا"

اس آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! اونٹنی کا بچہ سواری کے کیا کام آئے گا؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر اونٹ اونٹنی ہی کا بچہ ہوتا ہے۔

(سنن ابی داؤد 899)

عمومی طور پر 90٪ سے زیادہ سٹوڈنٹس اس چار قسم کے Complexes کا شکار ہوتے ہیں۔ اگر ٹیچر ز کو ان کی تفصیلات اور ان کے حل کے متعلق علم نہ ہو تو سٹوڈنٹس کو سمجھانا، تربیت کرنا اور اس سے محنت کروانا مشکل ہوتا ہے۔

V۔ ذہنی پیچیدگی (complex)

"ذہنی پیچیدگی سے مراد ذہن کی وہ خاص حالت ہے جس میں ذہن حالات / موقع / ضرورت کے مطابق درست فیصلہ نہ کر پا رہا ہو"

Types of Complexes

i۔ خود کو دوسروں سے اعلیٰ سمجھنا (Superiority Complex)

ii۔ خود کو دوسروں سے کم تر سمجھنا (Inferiority Complex)

iii۔ مجرمانہ ذہن رکھنا (Coarsely complex)

iv۔ سب کو برابر سمجھنا (Equality Complex)

i۔ خود کو دوسروں سے اعلیٰ سمجھنا (Superiority Complex)

"A complex in which a person considers his/herself superior than others"

اس قسم کی سوچ اور ذہن رکھنے والا بچہ عمومی طور پر over confident ہو کر اپنا نقصان کر لیتا ہے۔ اس قسم کے سٹوڈنٹس کی نشاندہی ضروری ہے۔ ان کی چند علامتیں درج ذیل ہیں۔

i۔ ٹیچر سے غیر متعلقہ موضوع سے متعلق سوالات کرنا۔

ii۔ کمزور سٹوڈنٹس پہ طنز کرنا

iii۔ کلاس ورک میں کسی کی مدد نہ کرنا / نہ سمجھانا

iv۔ ٹیچر کے پڑھانے سے پہلے سٹوڈنٹس کو اس موضوع / لیکچر کے متعلق بتانا شروع کر دینا۔

v۔ ٹیچر کے سوال پوچھے بغیر سوالات کا جواب دینا۔

vi۔ اپنی رائے اور بات کو ٹیچر کے مقابلے میں درست سمجھنا۔

اگر ٹیچر کو ان بنیادی باتوں کا علم نہیں تو وہ اس طرح کے سٹوڈنٹس کی ذہنی کیفیت کو نہیں سمجھ سکتا اور نہ ہی اس کا حل نکال سکتا ہے۔ ان مسائل کا ایک حل یہ ہے کہ اس بچے کے مقابلے میں دوسرے بچوں کو Motivate کیا جائے اور ان کو جواب دینے کا زیادہ موقع دیا جائے تاکہ اس طرح کے سٹوڈنٹس کی ذہنی کیفیت تبدیل کی جا سکے۔

مثال:

"جو شخص اللہ کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو بلند کر دیتا ہے" مسند احمد، حدیث 9190)

ii۔ خود کو دوسروں سے کم تر سمجھنا (Inferiority Complex)

"A complex in which person consider his/her Inferior than others"

اس ذہن کے بچے خود کو دوسروں سے کم تر سمجھتے ہیں اس وجہ سے اپنی صلاحیتوں/خوبیوں کا اظہار نہیں کر پاتے اور فائدہ بھی نہیں اٹھا پاتے۔ اس کا ایک بہت بڑا نقصان یہ ہوتا ہے کہ معاشرہ ان کی صلاحیتوں سے مستفید نہیں ہو پاتا۔

اس ذہن کے بچوں کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانے اور انہیں آگے لانے کے لیے صرف ایک ہی سب سے مؤثر طریقہ ہے اور وہ یہ کہ ان کو Motivate کیا جائے اور ان کو (appreciate) کیا جائے تو صلاحیتیں نکھر کر سامنے آتی ہیں۔

مثال:

آپ ﷺ نے دو مشہور ڈاکوؤں کو جنہیں " مہانان "یعنی دو ذلیل اشخاص کہا جاتا تھا، اسلام کی دعوت دی، وہ مسلمان ہو گئے۔

آپ ﷺ نے ان کا نام " مکرمان "یعنی دو عزت دار شخص رکھا۔

3۔ خود کو دوسروں سے اعلیٰ سمجھنا(Coarsely Complex)

“A complex in which an individual thinks like a criminal. If not treated, it could change into fear complex”

اس ذہن کے بچے اکثر ٹیچرز کے سامنے کھڑے ہو جاتے ہیں، اپنی غلطی کو تسلیم نہیں کرتے اور اپنے کام کو کرنے کے لیے ہر طرح کا غلط طریقہ اور رویہ بھی اختیار کر لیتے ہیں۔ بچوں کے اس رویہ کی وجہ کچھ بھی ہو لیکن انہیں سختی سے سمجھایا نہیں جاسکتا۔ اس کے پہلا قدم تو یہ ہے کہ اس طرح کے بچوں ذہنی رجحان کو سمجھا جائے اور پھر ان کو ڈیل کرنے کے لیے باقاعدہ لائحہ عمل تیار کیا جائے تا کہ ان کو بھی معاشرے کا بہترین فرد بنایا جاسکے۔ اور ان کے نقصان سے لک و قوم کو بچایا جاسکے۔ اس طرح کے سٹوڈنٹس کا ایک حل تو یہ ہے کہ ان کے ساتھ دوستی والا تعلق بنا کر ان کو غلط رویے کے نقصانات سے آگاہ کریں تا کہ ان کے اندر غلط رویے کا ادراک / سمجھنے اور اسے تبدیل کرنے میں مدد مل سکے۔

مثال:

آپ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور کہا میں اسلام لے آؤں گا لیکن میں چوری، شراب، جھوٹ نہیں چھوڑ سکتا، صرف ایک کام چھوڑ سکتا ہوں۔
آپ ﷺ نے فرمایا" جھوٹ چھوڑ دو"

ii۔ سب کو برابر سمجھنا(Equality Complex)

“A complex in which person consider his/herself same as others persons”

اس ذہن کا سٹوڈنٹ یہ سوچ رکھتا ہے کہ تمام سٹوڈنٹس برابر ہیں۔ کسی میں کوئی فرق یا تفریق نہیں ہے یہ غلط سوچ ہے۔ کیونکہ کسی کو اللہ تعالیٰ نے کوئی خوبی دی ہے اور کسی کو کچھ پوشیدہ صلاحیتیں دی ہیں۔ کوئی زیادہ محنتی ہے، کوئی زیادہ ذہین ہے۔ اور ہر ایک کو نتیجہ بھی اس کی محنت اور کوشش کے مطابق ملتا ہے۔ اس لیے یہ سوچ رکھنا کہ سب کو برابری اور ایک جیسا انعام ملنا چاہیے، یہ غلط ہے۔

مثال:

خطبہ حجۃ الوداع

" کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر، کسی سرخ کو سیاہ پر اور کسی سیاہ کو سرخ پر کوئی فوقیت حاصل نہیں سوائے تقویٰ کے "

Motivation

"To use appropriate words so the listeners agrees to do that particular action"

ایک پروفیشنل ٹیچر میں Motivation کی خوبی ہونا ضروری ہے بلکہ یہ خوبی تو ان پروفیشنل کے لیے زندگی اور موت کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کے بغیر ٹیچر ٹیچر نہیں ہے۔ جو جتنا اچھا Motivator ہے وہ اتنا اچھا ٹیچر ہے۔ کیونکہ سٹوڈنٹس سے کام کروانے کے لئے اس خوبی کو ہونا ضروری ہے۔ اس خوبی کی بنیاد پر ہی بچوں سے کام لیا جاسکتا ہے اور اس کی مدد سے ان کی بہترین تربیت بھی کی جاسکتی ہے۔

موٹیویشن کے ذرائع:

i۔ کتابیں	(Books Reading)
ii۔ اچھا سننا	(Quality listening)
iii۔ رول ماڈل	(Role Model)
iv۔ وژن	(Vision)
v۔ کامیابیاں (ماضی کی)	(Achievements)
vi۔ کامیاب لوگوں کے ساتھ تعلق	(Link with Successful people)

یہ تمام چیزیں ایک ٹیچر کو Motivate ہونے میں مدد دیں گی اور اس کی مدد سے بچوں کو ان کی ذہنی سطح اور رجحان کے مطابق Motivate کیا جا سکتا ہے۔

مثال:

غزوہ خندق کے دوران ایک صحابی نے آپ ﷺ کے پاس بھوک کی شکایت کی اور پیٹ پر بھوک کی شدت سے باندھا ہوا پتھر دکھایا تو آپ ﷺ نے اپنے شکم مبارک سے کپڑا ہٹایا تو اس پر بھوک کی شدت کی وجہ دو پتھر بندھے ہوئے تھے۔

Motivation کو بڑھانے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ آپ دوسروں کو Motivate کریں اس سے بھی آپ کی Motivation میں اضافہ ہوگا۔ جس کام میں آپ کو یہ چار چیزیں مل جائیں وہ کام آپ کی (Driving Force) بھی ہے اور اس سے آپ کو Motivation بھی ملے گی۔

i.Vision   ii.Emotions   iii.Spirituality   iv.Fulfill your need

اس کے دو طریقے ہیں ایک تو یہ کہ جو کام آپ کر رہے ہیں اس کو اپنی Driving Force اور Motivation بنالیں۔ دوسرا یہ کہ کوئی ایسا کام / شعبہ / پروفیشن تلاش کریں جو آپ کو Motivate کرے۔ اور آپ کی Driving Force بن سکے تاکہ آپ اپنے کام کو شوق / محبت سے کریں۔

جب آپ اپنے کام سے عشق کریں گے تو ضرور ایک دن کامیابی کو حاصل کرلیں گے۔

"ٹیچر اور سٹوڈنٹس کا سب سے مضبوط تعلق صرف نظریے کی بنیاد پر ہی قائم ہو سکتا ہے"

نظریے کی بنیاد پر تعلق قائم کرکے جتنا چاہیں (Motivate) کرسکتے ہیں۔

Motivate کرنے یا ہونے کے لیے الفاظ ضروری نہیں ہیں بلکہ عمل / کردار سے انسان کو زیادہ Motivation دی جاسکتی ہے۔

"جس سے پاس عمل / کردار نہیں اس کے خوبصورت الفاظ بھی مردہ ہیں اور
جس کے پاس عمل / کردار ہے اس کے سادہ الفاظ بھی شہد سے زیادہ میٹھے اور ایٹم بم سے زیادہ اثر رکھتے ہیں۔"

ٹیچر اگر عمل کے ذریعے Motivate کرے گا تو زندگی بدل دے گا لیکن اگر صرف الفاظ کے ذریعے Motivate کرے گا تو نہ سننے والا بدلے گا اور نہ سنانے والا بدلے گا۔

A True Learner

"Real learner is the ability to adopt what you knew and know- how to do and adopt it under an ever changing variety of circumstances. Learning in ongoing process"

اچھے ٹیچر میں ہر وقت کچھ نیا سیکھنے کا جذبہ اور شوق ہونا ضروری ہے کیونکہ اگر ٹیچر نئی چیزوں اور (concepts) کو نہیں سیکھے گا تو سٹوڈنٹس کو کیسے سکھا پائے گا۔

"اگر آپ نے یہ سوچ لیا کہ مجھے سب کچھ آتا ہے تو اس وقت سے آپ کا زوال شروع ہو گیا"

انسان ماں کی گود سے قبر تک سیکھتا رہتا ہے۔ سیکھنے والے تو ہر واقعہ، ہر جگہ، ہر وقت کچھ نہ کچھ نئی بات سیکھ لیتے ہیں۔ انسان عام طور پر انسانوں سے، کتابوں سے، معاشرے سے اور حالات سے سیکھتا ہے۔ سیکھنے کا جذبہ اور کوشش انسان کے زندہ ہونے کی علامت ہے۔

"زندگی سیکھنے کا نام ہے"

"سیکھنا ہی زندگی ہے"

سٹوڈنٹس کے سیکھنے میں ٹیچرز کا کردار:

سٹوڈنٹس اس وقت اپنے شعبے میں مہارت حاصل کر سکتا ہے جب اس کے اندر ہر وقت نیا سیکھنے کا جوش اور ولولہ موجود رہے۔ یہ کیفیت صرف اچھا ٹیچر ہی پیدا کر سکتا ہے۔ اس کیفیت کو پیدا کرنے کے چند طریقے درج ذیل ہیں۔

i۔ خود میں نئے (concepts) سیکھنے کا جذبہ ہو۔

ii۔ کتابیں پڑھنے اور سٹوڈنٹس کے ساتھ شیئرنگ کا شوق ہو۔

iii۔ سٹوڈنٹس کو نئے انداز میں سوچنا سکھایا جائے۔

iv۔ سٹوڈنٹس کے سامنے محنت کر کے نئے رخ رکھے جائیں۔

v۔ سٹوڈنٹس کو مطالعہ کی افادیت بتا کر مطالعہ کا شوق پیدا کیا جائے۔

vi۔ مختلف مسائل بیان کر کے ان کے حل کو تلاش کرنے کی مشق کروائی جائے۔

آپ ﷺ کی مبارک سنت بھی ہے کہ آپ ﷺ نے علم میں اضافہ کے لیے مستقل دعا فرمائی۔

رب زدنی علما (طٰہٰ۔144)

رب اشرح لی صدری۔ ویسرلی امری۔ واحلل عقدۃ من لسانی۔ یفقھوا قولی (طٰہٰ۔25)

Progressive Attitude

"A person who has the passion to continuously motivate himself and the people associated with him. Motivating them from time to time helping them to achieve their goals"

مسلسل آگے بڑھنے کا شوق اور اس کے لیے محنت اور کوشش کرنا بہترین ٹیچرز کی خوبیوں میں سے ایک اہم اور بنیادی خوبی ہے۔ یہ رویہ انسان کو ناکام نہیں ہونے دیتا اور بڑی سے بڑی مشکل اور گھڑی اور حالات میں سے انسان آسانی سے گزر جاتا ہے۔ جیسے دریا بہتے ہوئے اگر کسی چٹان سے ٹکرا جائے تو اپنا سفر روک یا ختم نہیں کر دیتا بلکہ اپنا راستہ تبدیل کر لیتا ہے۔، نیا راستہ تلاش کر لیتا ہے۔ دریا کی یہی خوبی اور استقامت اسے سمندر تک پہنچاتی ہے۔

اس خوبی کو پیدا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ٹیچر اپنی زندگی میں کوئی وژن (Vision) سیٹ کرے کیونکہ وژن (Vision) کے طے کیے بغیر اس خوبی کو پیدا کرنا ممکن نہیں ہے۔ جیسے دریا کا بہنا بھی سمندر میں گرنے کے لیے ہے۔ سمندر میں گرنے کی جستجو ہی دریا کو لے کر چلتی ہے راستے میں رکنے نہیں دیتی، راستے کے مسائل کا حل تلاش کرنا سکھاتی ہے اور راستے کی مشکلات کو خوشی سے قبول کرنا سکھاتی ہے۔

ٹیچر کا وژن (Vision) جتنا بڑا ہو گا (Progressive Attitude) میں اتنا اضافہ ہو گا۔ عزم بھی اسی اعتبار سے بڑھے گا۔ بڑے وژن کی وجہ سے ہی راستے کی مشکلات بھی چھوٹی معلوم ہوں گی۔ ٹارگٹس اور پلاننگ بھی وژن کے مطابق ہو گی۔ زندگی میں ترجیحات کا تعین بھی وژن کے مطابق ہو گا۔

"چلتے رہنا زندگی اور رکنا موت ہے"

مثال:

جب مشرکین نے ابو طالب کو جا کر کہا کہ اپنے بھتیجے یعنی آپ نبی اکرم ﷺ کو اسلام کی دعوت دینے سے روکو اور آپ کے چچا نے جب آپ ﷺ سے عرض کی تو آپ ﷺ سے فرمایا:

مفہوم:

"اللہ کی قسم اگر میرے ایک ہاتھ پر چاند اور دوسرے ہاتھ پہ سورج رکھ دیا جائے تو بھی میں اپنا کام جاری رکھوں گا"

Think where I Am?

اس کتابچے کو پڑھنے کے بعد سب سے پہلے تو اس شعبے سے منسلک حضرات اس بات کو سوچیں کہ کیا

i ۔ کیا جو میں کر رہا ہوں یہ میرا کام ہے؟

Ii۔ کیا اسی کام کے لیے میں پیدا ہوا ہوں؟

iii۔ کیا اس کام سے مجھے محبت ہے؟

iv۔ کیا اس کام سے مجھے عشق ہے؟

v۔ کیا اس کام میں مجھے اپنی زندگی لگا دینی چاہیے؟

vi۔ کیا اس کام میں مجھے Motivation ملتی ہے؟

vii۔ کیا اس کام سے میں نسل اور قوم میں تبدیلی چاہتا ہوں؟

viii۔ کیا اس کام کو میں آپ ﷺ کی مبارک سنت سمجھ کے کر رہا ہوں؟

ix۔ کیا اس کام سے ملک اور امت کی تقدیر بدلے گی؟

اگر ان تمام سوالوں کے جواب ہاں میں ہیں تو آپ کو مبارک ہو کہ کام آپ کے لیے اور آپ اس کام کے لیے ہیں۔

"جس کام کے لیے آپ اپنی جان نہیں دے سکتے اس کام کے لیے آپ کو اپنی زندگی بھی نہیں دینی چاہیئے"

اب ٹیچر کو اس بات کو سوچنا چاہیے کہ مجھے اپنے کن پہلوؤں (Section) پر کام کرنا ہے، کن کن سکلز کو مزید بہتر کرنا ہے۔

ٹیچرز کے لیے اپنے کمزور (Section) پہ کام کرنے کے لیے ایک لائحہ عمل عرض کیا جا رہا ہے امید ہے اگر اس کے مطابق ٹیچر نے عمل کیا تو بھرپورا فائدہ ہو گا۔ (ان شاء اللہ)

جن (Section) پہ کام کرنا ہے ان کو دو حصوں میں تقسیم کریں۔

i۔ ان (Section) کو لکھیں جو دوسرے (Section) سے بہتر ہیں۔

ii۔ ان (Section) کو لکھیں جو دوسرے (Section) سے کمزور ہیں۔

یہ بات فائنل ہو گئی کہ تمام (Section) میں محنت کی ضرورت ہے لیکن کچھ پہ کم محنت ہو گی اور کچھ پہ زیادہ کام کرنا پڑے گا۔ آپ کی بہتری کا نقطہ آغاز ہو چکا جب آپ نے ان دونوں (Section) میں کچھ (skills) کو لکھ کر یہ ثابت کر دیا کہ آپ کو بہتری کی ضرورت ہے اور آپ مزید بہتر ہونا چاہتے ہیں۔ آپ کو چاہیے کہ آپ پہلے اپنے کمزور (Section) پہ کام کریں اور ان کو بہتر کریں۔ اس کے لیے طریقہ کار ایک ہی ہے مثال کے ذریعے عرض کیا جا رہا ہے۔

ایک شخص میں مطالعہ کا شوق / عادت نہیں ہے۔ اس (Section) پہ محنت کرنی ہے اس کا حل یہ ہے کہ

<u>پہلا طریقہ:</u>

i۔ پہلا ہفتہ:

روزانہ 3 سے 5 لائینز پڑھنا شروع کر دیں لیکن مستقل ہو درمیان میں چھٹی نہ کرے۔

ii۔ دوسرا ہفتہ:

روزانہ 7 سے 10 لائینز کا مطالعہ شروع کر دیں۔

iii۔ تیسرا ہفتہ:

روزانہ ایک صفحے کا مطالعہ شروع کر دیں۔

iv۔ چوتھا ہفتہ:

روزانہ دو صفحات کا مطالعہ شروع کر دیں۔

اس انداز کو اختیار کرنے سے فائدہ یہ ہو گا کہ عادت بھی بن جائے گی اور طبیعت پہ بوجھ بھی محسوس نہیں ہو گا۔ اس انداز میں صفحات کی تعداد کو آگے بڑھایا جا سکتا ہے۔

اگر مطالعہ کی عادت کمزور ہے تو بھی اس طریقے کو استعمال کر کے اس میں (Section) میں بہتری لائی جا سکتی ہے۔

دوسرا طریقہ:

ان موضوعات(Topics)کا انتخاب کریں جو آپ کے سب سے پسندیدہ ہیں۔ ان تمام کی ایک لسٹ تیار کریں اس لسٹ میں سے کسی ایک اک پہلے انتخاب کریں اس میں لکھا گیا مواد کتابیں جمع کریں پھر ان کو روزانہ ترتیب پہ پڑھنا شروع کردیں۔ اگر روزانہ کی ترتیب پہ آپ اس عمل کو 40 دن جاری رکھیں گے تو یہ آپ کی عادت / روٹین ورک میں شامل ہو جائے گا۔ جب عادت پختہ ہو جائے گی تو پھر آپ پڑھنے کسی بھی موضوع کا انتخاب کر سکتے ہیں۔ اس طریقے میں آپ اپنے شوق کے ذریعے اپنی عادت ترتیب دیتے ہیں۔ آپ شوق کی مدد سے اپنے (Section) پہ محنت کر کے بہتری لا سکتے ہیں۔

"اگر آپ اپنے مقصد کے لیے اپنا سب کچھ قربان نہیں کر سکتے تو مقصد کا تعین نئے سرے سے کریں"

STM
(Interlink With Seerah)

Booklet for Beginners

Goals & Targets
(Interlink With Seerah)

Booklet for Beginners

How To Lead?
(Interlink With Seerah)

Booklet for Beginners

TRAINING &
DEVELOPMENT